کتاب نما

Islam and the Economic Challenge : از ڈاکٹر ایم عمر چھاپرا۔ ناشر: اسلامک فاؤنڈیشن اور انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک تھاٹ۔ ملنے کا پتا: فاران کلب ' بلاک نمبر ۱۷' گلشن اقبال ' کراچی۔

سوویت یونین اور مشرقی یورپ میں سوشلزم اور اس کے معاشی نظام کے زوال سے انسانیت کے مستقبل کے لیے کئی نازک سوالات پیدا ہوگئے ہیں۔ مغربی سرمایہ داری کے علمبردار یہ دعویٰ کررہے ہیں کہ یہ مغرب کے لبرل فلسفے کی فتح اور سوشلزم کی آخری شکست ہے۔ کیا واقعی تاریخ انسانی اپنی آخری حد تک پہنچ گئی ہے یا یہ تاریخ کے لامتناہی مدوجزر کا صرف ایک مرحلہ ہے ؟ کیا سوشلزم کے اپنے اندرونی تضادات کے عمل سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے کا لامحالہ مطلب یہ ہے کہ سرمایہ داری نے اپنے تضادات اور ناکامیوں پر فتح حاصل کرلی ہے ؟

زیر نظر کتاب ان سوالات کا جواب دینے کی ایک بروقت کوشش ہے۔ اگر مسلم اہل فکر کے ان دعووں کا معروضی جائزہ لے کر یہ واضح کردیا جائے کہ جدید دور کے معاشی مسائل کو اسلام اطمینان بخش طریقے پر حل کرتا ہے تو انسانیت کے مستقبل کے لیے نئے امکانات کے دروازے کھل جائیں گے۔

انسانیت نے مغرب کی قیادت میں گذشتہ تین صدیوں میں چار معاشی نظریات کا تجربہ کیا ہے۔ سرمایہ داری' سوشلزم' فاشزم اور فلاحی ریاست۔ ان سب کی بنیاد مغرب کا یہ اساسی نظریہ تھا کہ مذہب اور اخلاق سے انسان کے معاشی مسئلے کے حل کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ سرمایہ داری نے اپنی عمارت فرد کے لامحدود کاروبار' منافع کے محرک اور مارکیٹ میکنزم پر تعمیر کی۔ سوشلزم

نے قومی ملکیت' اجتماعی مقاصد کے لیے تحرک اور مرکزی منصوبہ بند معیشت سے فلاح کی راہ تلاش کرنے کی کوشش کی۔ فاشزم نے دونوں کو ملا کر ریاستی سرمایہ داری اور سیاسی مہم جوئی کو اختیار کیا۔ فلاحی ریاست میں اشتراکیت اور سرمایہ داری دونوں کے تصورات کو سمونے کی کوشش کی گئی۔ اب یہ سمجھ لینا کہ فاشزم اور سوشلزم کی ناکامی کا مطلب سرمایہ داری اور فلاحی ریاست کی کامیابی ہے' ایک سادہ فریب خوردگی کے سوا کچھ نہیں۔ دورحاضر میں معاشی مسئلہ انتہائی سنگین ہو چکا ہے۔ اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ پورے مسئلے کا از سر نو' تازہ ذہن کے ساتھ جائزہ لے کر کوئی ایسا حل تلاش کیا جائے جس سے تمام انسانوں کی فلاح و بہبود یقینی بن سکے۔

ڈاکٹر عمر چھاپرا کی یہ کتاب اسی نوعیت کی ایک کوشش ہے۔ وہ ایک بلند پایہ ماہر معاشیات ہیں۔ کراچی اور مینوسوٹا یونیورسٹی سے حصول تعلیم کے بعد انھوں نے معاشیات کی تدریس اور تحقیق کی وادی میں ایک طویل سفر کیا ہے۔ وہ متعدد تحقیقی اداروں سے وابستہ رہے۔ امریکا کی کئی جامعات میں تدریسی فرائض انجام دیے۔ گذشتہ ۲۶ برس سے سعودی عرب کے "اسٹیٹ بینک" میں معاشی مشیر ہیں۔ یوں انھیں نظری اور عملی دونوں زاویوں سے معاشی مسائل کے مطالعے کا موقع ملا ہے' اور مغربی اور مسلم ممالک دونوں کے معاشروں سے ان کا واسطہ رہا ہے۔ وہ گذشتہ ۱۵ برسوں سے معاشی مسائل کے لیے اسلامی نقطہ نظر کی تشکیل میں مصروف ہیں۔ ان کی گذشتہ کتاب *Towards a just Monetary System* کو مسلم دنیا میں بڑا وقیع مقام حاصل ہوا اور انھیں فیصل انعام اور اسلامی ترقیاتی بنک کا انعام دیا گیا۔ اس دور کے بنیادی معاشی مسائل کا سب سے بہتر مطالعہ شاید انھوں نے ہی کیا ہے۔

یہ کتاب جیسا کہ مقدمہ میں بتایا گیا ہے' ان کے ایک عشرے کے مطالعے اور محنت کا نتیجہ ہے۔ فاضل مصنف نے نہایت دقت نظری اور پیشہ ورانہ مہارت سے مغربی دنیا کے تینوں معاشی نظاموں کی کامیابیوں اور ناکامیوں کا موازنہ کیا ہے اور معیشت کی صورت گری کے لیے اسلامی طریق کار کو وضاحت سے پیش کیا ہے۔ نیز مسلم ممالک کی معیشتوں کی ترقیاتی منصوبہ بندی کے لیے نئے راستے تجویز کیے ہیں۔ مسلم دنیا کے لیے ان کا نسخہ تین اجزا پر مشتمل ہے۔ اول یہ کہ ترقیاتی منصوبہ بندی کے ساتھ ساتھ مارکیٹ میکنزم کے لیے معروف اخلاقی اصولوں کا اطلاق کیا جائے۔ اس کے لیے' انھوں نے *Moral Filter* کی اصطلاح پیش کی ہے۔ دوم یہ کہ اقتصادی سرگرمیوں کے لیے زیادہ وسیع البنیاد تحرک اختیار کیا جائے۔ اور سوم یہ کہ ہیئت میں

بنیادی اصلاحات کرکے ایک معاون ڈھانچا قائم کیا جائے۔

کتاب کے پہلے حصے میں بتایا گیا ہے کہ اگر مسلم ممالک کو اپنے معاشی مقاصد فی الواقع حاصل کرنا ہیں تو انھیں ناکام معاشی نظاموں سے بچنا ہوگا۔ اس حصے کے پہلے تین باب رائج الوقت نظاموں کے عالمی نظریے (world view) اور حکمت عملی کے تجزیے پر مشتمل ہیں اور ان کے اہداف اور عالمی نظریے کے تضاد کی نوعیت اور مضمرات معلوم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ چوتھے باب میں بتایا گیا ہے کہ اگر ترقی پذیر ممالک نے رائج الوقت نظاموں کی حدود میں پالیسیاں بنائیں تو ان کے مسائل میں اضافہ ہوگا اور عدل و مساوات کی منزل کبھی حاصل نہ ہوگی۔ دوسرے حصے کے سات ابواب میں اسلامی نقطہ نظر پیش کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں انھوں نے بتایا ہے کہ اسلام کا عالمی نظریہ اور اس کی حکمت عملی مقاصد شریعت یعنی افراد کی دینوی و اخروی فلاح سے ہم آہنگ ہے۔ دوسرے باب میں مسلم ممالک کے مرض کی تشخیص کرتے ہوئے پانچ بنیادی پالیسی امور بیان کیے گئے ہیں جو مقاصد شریعت کے حصول کے لیے ضروری ہیں۔ ان صفحات میں انسانی عامل کو حقیقی مقام دینے اور ارتکاز دولت کو روکنے کے طریقے' معاشی اور مالی سرگرمیوں کی نئی صورت گری کے لیے تدابیر و اقدامات' اسلامی تعلیمات کے موثر نفاذ کے لیے حکمت عملی پر بحث کی گئی ہے۔ آخری باب میں پوری بحث کو سمیٹا گیا ہے۔

اس کتاب کو معاشی لٹریچر میں ایک تابناک اضافہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ یہ نہ صرف رائج الوقت معاشی نظریات کا ایک وقیع محاکمہ ہے' بلکہ امید ہے کہ معاصر مسلم دنیا کے بڑھتے ہوئے پریشان کن اور پیچیدہ معاشی مسائل کے اسلامی حل کے لیے انگیز کرنے کا فریضہ انجام دے گی۔ اگر ہمارے سیاسی اور معاشی قائدین ہمت کریں تو یہ لائحہ عمل انھیں آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کے پھندوں سے نجات دلا سکتا ہے اور انسانیت کے لیے ایک قابل تقلید نمونہ سامنے آسکتا ہے۔

اس کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ احساس ہوا کہ کاش ہمارے معاشیات کے طالب علم' اساتذہ اور پالیسی ساز' اسلام کے معاشی نظام کے ناقابل عمل ہونے کے احساس (جو دراصل ارتداد کے مترادف ہے) سے نکلیں اور انھیں بھی وہی ایمان و ایقان نصیب ہو جو اس کتاب کے مصنف کو حاصل ہے۔ (مسلم سجاد)

توبہ: از قاضی عبیداللہ حلیم فضلی۔ ناشر: ادارہ فیوضات مجددیہ خانقاہ فضلیہ شیرگڑھ تحصیل و ضلع مانسہرہ۔ صفحات ۳۴۶۔ قیمت ۱۰۰ روپے۔

مصنف ایک علم دوست شخصیت ہیں۔ زیر نظر کتاب ان کے ۶۸ مختصر مضامین کا مجموعہ ہے۔ اس سلسلے کا آغاز انھوں نے اپنے بزرگ قاضی محمد حمید فضلی کے ارشاد کی تعمیل میں ماہنامہ "فیض" میں کیا تھا۔ اب انھیں کتابی صورت میں مرتب کیا گیا ہے ـــــ یہ مضامین قرآن پاک کی آیت: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا ○ کی طویل تشریح کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مصنف کے نزدیک توبہ: غفلت کو ترک کرنے' گناہوں سے بیزاری' عذابِ الٰہی کے حقیقی خوف اور اپنے ضعف کے اعتراف کے مترادف ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ توبہ کا تعلق ہر تین زمانوں سے ہوتا ہے: ماضی پر ندامت' حال میں گناہوں سے کنارا کشی' اور مستقبل میں گناہوں سے بچنے کا عزم صمیم ـــــ "توبہ" کے ضمن میں مصنف نے ہر مضمون میں کوئی نہ کوئی تاریخی واقعہ شامل کر کے اسے دلچسپ بنا دیا ہے ـــــ کتاب کا مطالعہ بہرصورت فائدے سے خالی نہیں۔ (لعل دین سلیم)

گھر کی تلاش: از سجاول خان رانجھا۔ ناشر: بک پروموٹرز' مرکز ایف سیون' اسلام آباد۔ صفحات ۲۳۰۔ قیمت درج نہیں۔

کہنے کو تو یہ سجاول خان رانجھا کے علم اور رزق کی تلاش میں جرمنی پہنچنے اور وہاں آٹھ برس گزارنے کا سفرنامہ اور رپور تاژ ہے' لیکن دراصل یہ یورپی معاشرے کا ایک ایسا مطالعہ ہے جس سے نہ صرف مغرب کے نظام حیات کو سمجھنے سمجھانے کے نئے معیار سامنے آتے ہیں بلکہ اہل مشرق کے لیے بھی لمحہ فکریہ فراہم کرتے ہیں۔

سجاول خان رانجھا کے ساتھ ۲۳۰ صفحے کا یہ سفر و قیام' افغانستان' ترکی اور بالاخر جرمنی لے جاتا ہے۔ طرز تحریر کی شگفتگی اور تازگی نے سفر کا لطف دو بالا کر دیا ہے۔ مسافر نے جو زندگی گزاری اور جو کچھ دیکھا' بے ساختہ بیان کر دیا ہے۔ جانے والوں کے لیے جو محنت و مشقت اور سلوک وہاں منتظر ہے' اسے بیان کرنے میں تکلف سے کام نہیں لیا اور ساتھ ہی ایک مسلمان پاکستانی نوجوان کی حیثیت سے اپنی سرگرمیوں کی جھلک بھی خوب دکھائی ہے۔ "گھر کی تلاش" آپ ہاتھ میں لیں گے تو ختم کر کے ہی اٹھیں گے۔ (م - س)

ہمارا نظام تعلیم : از پروفیسر سعید اختر۔ ناشر : ادارہ تعلیمی تحقیق، تنظیم منزل، مزنگ لاہور۔ صفحات ۱۳۶۔ قیمت ۲۵ روپے۔

"ہمارا نظام تعلیم" سے مراد مسلمانوں کا نظام تعلیم ہے۔ کتاب کے پہلے حصے میں دور نبویؐ سے خلافت عثمانی تک اور دوسرے جزو میں برعظیم پاکستان و ہند میں غزنوی دور سے انگریزی نظام تعلیم تک کا جائزہ لیا گیا ہے۔ "تنظیم جدید" کے عنوان سے اہم اصلاحی تدابیر کا بیان ہے۔ مخلوط تعلیم کے فساد کو صحیح اہمیت دی گئی ہے (روایتی مشاعروں کو بند کرنے کی تجویز شاید شعرا اور حاضرین دونوں کو پسند نہ آئے)۔ پروفیسر عبد الحمید صدیقی نے بالکل بجا کہا ہے کہ مصنف نے "دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے"۔ نیز یہ کہ : "مروجہ نظام تعلیم کی اصلاح کے لیے جو تجاویز انھوں نے پیش کی ہیں، وہ اس کتاب کی جان ہیں"۔ مصنف کے ذہن میں مقاصد تعلیم اور نظام تعلیم کا ایک واضح تصور موجود ہے۔

ادارہ تعلیمی تحقیق کی جانب سے اس مربوط اور منظم کتاب کی اشاعت نہایت خوش گوار ہے۔ تاریخ تعلیم کا کوئی طالب علم اس سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔ (م - س)

آپا حمیدہ بیگم : مرتبہ پروفیسر فروغ احمد۔ ناشر: الحرا پبلی کیشنز، اردو بازار لاہور۔ صفحات ۳۱۱۔ قیمت ۵۵ روپے۔

آپا حمیدہ بیگم جماعت اسلامی کی پہلی خاتون رکن تھیں۔ ان کی پوری زندگی دین کی خدمت اور جہاد فی سبیل اللہ میں گزری۔ بیگم مودودی کے بقول وہ ایک فرشتہ سیرت راہنما اور بہترین استاد تھیں۔ ان کی حالات اور دینی خدمات پر مختلف مضامین کا یہ مجموعہ کئی برس پہلے شائع ہوا تھا، اب اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔

تربیتی نقطہ نظر سے یہ ایک مفید و معاون کتاب ہے۔ دعوت اسلامی کے کام میں مصروف طالبات اور خواتین کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ (ر - ہ)